بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت ابوطلحہؓ کے اوصاف حمید کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍جنوری 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت ابوطلحہؓ۔ حضرت ابوطلحہؓ انصاری کا اصل نام زید تھا ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا اور یہ قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ اپنی کنیت ابوطلحہؓ کے نام سے زیادہ مشہور تھے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپ تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت ابوطلحہؓ کا رنگ گندمی اور قد درمیانہ تھا آپ نے کبھی سر اور داڑھی کے بالوں پر خضاب نہیں لگایا۔ حضرت انس حضرت ابوطلحہؓ کے ربیب یعنی بیوی کے پہلے خاوند سے بیٹے تھے۔ حضرت ام سلیمؓ کے پہلے خاوند مالک بن نذر تھے۔ ان کے فوت ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہؓ سے ان کی شادی ہوئی اور ان کے ہاں عبداللہ اور عمیر کی ولادت ہوئی۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ ام سلیم نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے آپ جیسے آدمی سے نکاح کا انکار نہ ہوتا لیکن آپ مشرک ہیں اور میں مسلمان۔ میرے لئے جائز نہیں ہے کہ میں آپ سے نکاح کروں۔ اگر آپ اسلام قبول کرلیں تو یہی میرا مہر ہوگا اور میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گی۔ حضرت ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کرلیا اور یہی ان کا مہر مقرر ہوا۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں نے اسلام میں آج تک کسی عورت کے بارے میں نہیں سنا کہ اس کا مہر ایسا قابل عزت ہو جیسا کہ ام سلیم کا مہر تھا۔

حضرت ابوطلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کے دن سرداران قریش میں سے چوبیس آدمیوں کی نسبت حکم دیا اور انہیں بدر کے ایک ناپاک کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔ آپ جب کسی قوم پر غالب آتے تو میدان میں تین راتیں قیام فرماتے جب آپ بدر میں ٹھہرے اور تیسرا دن ہوا تو آپ علیہ السلام چلے اور آپ کے صحابہ بھی آپ کے ساتھ چلے اور کہنے لگے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کسی غرض کے لئے چلے تھے۔ آپ اسی کنوئیں کی منڈیر پر پہنچ کر کھڑے ہو گئے جہاں ان چوبیس آدمیوں کی لاشیں ڈالی گئی تھیں بند کنواں تھا۔ آپ ان کے اور ان کے باپوں کے نام لے کر پکارنے لگے کہ اے فلاں کے بیٹے اے فلاں فلاں کے بیٹے۔ کیا اب تم کو اس بات سے خوشی ہوگی کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی ہوتی کیونکہ ہم نے تو یہ سچ پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا آیا تم نے بھی واقعی وہ پالیا ہے جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا ابوطلحہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ ان لاشوں سے کیا باتیں کررہے ہیں جن میں جان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ان باتوں کو جو میں کہہ رہا ہوں یعنی یہ باتیں اب اللہ تعالیٰ آگے ان تک پہنچا بھی رہا ہے کہ کیا تمہارا بد انجام ہوا۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جب احد کی جنگ ہوئی تو لوگ شکست کھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے اور حضرت ابوطلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے سامنے کھڑے رہے اور حضرت ابوطلحہؓ ایسے تیرانداز تھے کہ زور سے کمان کھینچا کرتے تھے۔انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں اور جو کوئی آدمی تیروں کا ترکش اپنے ساتھ لئے گزرتا تو آنحضرت ﷺ اسے فرماتے کہ ابوطلحہؓ کے لئے دے دو۔حضرت انس کہتے تھے کہ نبی ﷺ سر اٹھا کر لوگوں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہؓ کہتے۔میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر اٹھا کر نہ دیکھیں مبادا ان لوگوں کے تیروں میں سے کوئی تیر آپ کو لگے۔میرا سینہ آپ کے سینے کے سامنے ہے۔حضرت ابوطلحہؓ اچھے تیرانداز تھے جب وہ تیر چلاتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھانکتے اور ان کے تیر پڑنے کی جگہ کو دیکھتے یہ بخاری کی روایت ہے۔

غزوہ احد میں حضرت ابوطلحہؓ کے اس شعر کے پڑھنے کا بھی ذکر آتا ہے: **وجھی لوجھك الوقاء ونفسی لنفسك الفداء**

میرا چہرا آپ کے چہرے کو بچانے کے لئے ہے اور میری جان آپ کی جان پر قربان ہے۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے۔آپ کا کوئی خادم نہ تھا۔حضرت ابوطلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انس سمجھدار لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا۔حضرت انس کہتے تھے کہ میں نے سفر میں بھی آپؐ کی خدمت کی اور حضر میں بھی۔حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے جب آپؐ اسفان جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے سے لوٹے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپؐ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا آپ کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور دونوں گر پڑے۔حضرت ابوطلحہؓ یہ دیکھ کر فوراً اونٹ سے کود ے اور بولے یا رسول اللہ میں آپ پر قربان۔آپ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لو۔حضرت ابوطلحہؓ نے دونوں کی سواری درست کی جس پر وہ سوار ہو گئے اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے گرد حلقہ بنا لیا یہاں تک کہ آپؐ مدینہ پہنچے۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر حملہ کیا اور ہم نے اس کے قریب جا کر صبح کی نماز پڑھی جبکہ ابھی اندھیرا ہی تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہؓ بھی سوار ہوئے اور میں حضرت ابوطلحہؓ کے ساتھ پیچھے سوار تھا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنین کے دن کہ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا تو اس کافر کا مال و اسباب اسی شخص کو ملے گا۔اس دن حضرت ابوطلحہؓ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور ان کا سامان بھی لیا اور حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت ام سلیم کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک خنجر ہے انہوں نے پوچھا اے ام سلیم یہ کیا ہے۔انہوں نے کہا اللہ کی قسم میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر کوئی کافر میرے قریب آئے تو میں اس خنجر اس کا پیٹ پھاڑ دوں۔حضرت ابوطلحہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر میں تنہا ابوطلحہؓ کی آواز ایک جماعت پر بھاری ہوتی ہے۔بعض دوسری روایات میں سو آدمیوں یا ایک ہزار آدمی کا بھی ذکر ملتا ہے۔یعنی بہت بلند آواز تھی ان کی۔حضرت ابوطلحہؓ 34 ھجری میں مدینہ میں فوت ہوئے اور حضرت عثمان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔اس وقت آپ کی عمر ستر سال تھی جبکہ اہل بصرہ کے نزدیک آپ کی وفات ایک سمندری سفر کے دوران ہوئی اور ایک جزیرہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کی وجہ سے نفلی روزہ نہیں رکھا کرتے تھے تاکہ طاقت کم نہ ہو جائے اور حضرت انس مزید فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے سوائے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن کے کبھی ان کو بے روزہ نہیں دیکھا۔اس کے بعد پھر باقاعدگی سے روزے رکھنے لگ گئے۔

حضرت ابوطلحہ کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ یوں ملتا ہے۔حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مہمان کو کون اپنے ساتھ رکھے گا۔ حضرت طلحہؓ اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ اپنی بیوی سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی نہایت اچھی خاطر تواضع کرو۔ وہ بولی ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں مگر اتنا ہی کھانا ہے جو میرے بچوں کے لئے مشکل سے کافی ہو۔ طلحہؓ نے کہا بچوں کو بھوکا سلا دینا۔ چنانچہ اس نے کھانا تیار کیا اور چراغ کو جلایا اپنے بچوں کو سلا دیا پھر اس کے بعد وہ اٹھی اور چراغ کو درست کرنے کے بہانے اس کو بجھا دیا وہ دونوں اس مہمان پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں مگر ان دونوں نے خالی پیٹ رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپؐ نے فرمایا آج رات اللہ تمہاری مہمان نوازی پر ہنس پڑا یا فرمایا تمہارے دونوں کے کام سے بہت خوش ہوا اور اللہ نے یہ وحی نازل کی کہ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور وہ خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خصاصت سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ جب بال اتروائے تو حضرت ابوطلحہؓ پہلے شخص تھے جنہوں نے آپ کے بالوں میں سے کچھ بال لئے۔ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہؓ مدینہ میں تمام انصاریوں سے زیادہ کھجوروں کے باغ رکھتے تھے اور ان کو سب سے زیادہ پیارا بئرحاء کا باغ تھا جو مسجد کے سامنے تھا اور نبی ﷺ اس میں آیا کرتے تھے اور وہاں کا صاف ستھرا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس کہتے تھے کہ جب یہ آیت اتری کہ لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت ابوطلحہؓ کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میری جائداد میں سے مجھے سب سے پیارا باغ بئرحاء ہے اور وہ اب میں صدقہ کیلئے دیتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ کے ہاں مقبول نیکی ہوگی اور بطور ذخیرے کے ہوگی۔ اس لئے جہاں اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھائے وہاں اسے خرچ کریں۔ آپ نے فرمایا شاباش یہ فائدہ دینے والا مال ہے یا فرمایا ہمیشہ رہنے والا مال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے قریبیوں میں ہی بانٹ دو۔ ابوطلحہؓ نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل اس باغ کو اپنے قریبیوں اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت ابوطلحہؓ کو یہ اعزاز اور سعادت بھی حاصل ہے کہ وہ آنحضور ﷺ کی ایک بیٹی کی وفات پر آپ ﷺ کے ارشاد پر اس کی قبر میں اترے اور حضور کی صاحبزادی کی نعش مبارک کو قبر میں اتارا۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابوطلحہؓ انصاری کی ولادت ہوئی جو ان کی ماں کی طرف سے بھائی تھے تو میں اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عبا اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے اونٹ کو تارکول لگا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کھجور ہے میں نے عرض کیا جی ہاں۔ میں نے چند کھجوریں آپؐ کی خدمت میں پیش کیں جنہیں آپؐ نے منہ میں ڈالا اور پھر انہیں اچھی طرح چبایا۔ پھر بچے کا منہ کھولا اور اسے بچے کے منہ میں ڈالا تو وہ بچہ اسے چوسنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کی کھجور سے محبت۔ یعنی بچے کو بھی پسند آئی ہے اور آپ نے اس کا نام بچے کا عبداللہ رکھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ احادیث میں ایک صحابیہ کا قصہ آتا ہے (یہ ام سلیم کا ہی) کہ رسول کریم ﷺ نے اس کے شوہر ابوطلحہ کو کسی اسلامی خدمت کے سلسلہ میں باہر بھیجا ان کا بچہ بیمار تھا وہ صحابی جب واپس آئے تو ان کی غیر حاضری میں ان کا بچہ فوت ہو چکا تھا۔ ماں نے اپنے مردہ بچے پر کپڑا ڈال دیا وہ نہائی دھوئی اور خوشبو لگائی اور بڑے حوصلے کے ساتھ اس نے اپنے خاوند کا استقبال کیا۔ انہوں نے آتے ہی سوال کیا کہ بچے کا کیا حال ہے۔ اس صحابیہ نے جواب دیا بالکل آرام سے ہے۔ انہوں نے کھانا کھایا، تعلقات زوجیت پورے بھی کئے۔ پھر ان کی بیوی نے کہا کہ میں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں خاوند نے جواب دیا کیا۔ بیوی نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس امانت رکھ

جائے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ چیز واپس لینا چاہے تو کیا وہ چیز اسے واپس کی جائے یا نہ کی جائے۔ انہوں نے جواب دیا وہ کون بیوقوف ہوگا جو کسی کی امانت کو واپس نہیں کرے گا۔ بیوی نے کہا آخر اسے افسوس تو ہوگا کہ میں امانت واپس کر رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا افسوس کس بات کا وہ چیز اس کی اپنی نہیں تھی اگر وہ اسے واپس کردے تو اسے کیا افسوس ہوسکتا ہے۔ بیوی نے کہا اچھا یہ بات ہے تو ہمارا بچہ جو خدا تعالیٰ کی ایک امانت تھی اسے خدا تعالیٰ نے ہم سے واپس لے لیا۔

حضور انور نے فرمایا یہ حوصلہ تھا جو اس وقت کی عورتوں میں پایا جاتا تھا۔ پس جان کا دینا تو کوئی چیز ہی نہیں خصوصاً مؤمن کے لئے تو یہ ایک معمولی بات ہوتی ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا نوازا کہ انصار میں سے ایک شخص نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوطلحہؓ کے نو بچے دیکھے اور سب قرآن کے قاری تھے۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہؓ انصاری حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح اور حضرت ابی بن کعب کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک آنے والے شخص نے آکر خبر دی کہ شراب حرام کردی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے اس شخص کی خبر سنتے ہی کہا کہ اے انس ان مٹکوں کو توڑ دو۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ نے ایک پتھر سے مٹکوں کے نچلے حصوں پہ مار کے انہیں توڑ دیا۔

حضور انور نے فرمایا: اب ایک مختصر ذکر میں ایک مرحوم کا کروں گا اور ان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ مکرم بابو محمد لطیف صاحب امرتسری ابن حضرت میاں نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ان کی وفات 26؍جنوری 2020ء کو ربوہ میں نوے سال کی عمر میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ سلسلہ کے معروف مبلغ محترم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ بابو لطیف صاحب کے والد اوائل جوانی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بابو لطیف صاحب کو لے کر گئے اور وقف کے لئے پیش کیا۔ ان کا کل عرصہ خدمت باسٹھ سال بنتا ہے جس میں سے تقریباً ترپن سال دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مختلف حیثیت سے ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ قیام پاکستان کے بعد ان کو حفاظت مرکز قادیان کی بھی توفیق ملی۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا ان کی وفات سے چند دن پہلے ان کی ایک بیٹی بھی وفات پا گئی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے ان کو دیکھا ہے جب میں ربوہ میں تھا۔ بڑی محنت سے دفتر میں آتے تھے، بڑی محنت سے کام کرنے والے تھے۔ کبھی یہ پرواہ نہیں کی کہ گھر جانا ہے یا وقت ختم ہوگیا ہے دفتر کا۔ اصل غرض تھی کام کی کہ جماعت کا کام کرنا ہے اور ایک خصوصیت یہ بھی تھی ان کی، بہت بڑی کہ کبھی دوسروں سے کوئی معاملہ ڈسکس نہیں کرتے تھے۔ جو خط ہوتا وہ بصیغہ راز ہوتا اور ہمیشہ راز رکھا کرتے۔ 74ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسلام آباد اسمبلی میں پیش ہوتے تھے تو یہ اس میں پرائیویٹ سیکرٹری کے عملے کے طور پر وہاں تھے۔ دفتری کام کے علاوہ یہ دوسروں کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ کارکنوں کے ساتھ مل کے برتن بھی دھو دیا کرتے تھے۔ غرض کہ بے نفس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند کرے ان کی اولاد کو بھی اور نسل کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم کرے۔ ☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 31st - January - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB